رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہا السلام آیات قرآنیہ کی روشنی میں

☆ فاطمۃ الزہرہ

آیت نمبر 1:

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا. (۱)

اور یہ کہا کہ: ''ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام ابنِ مریم کو قتل کر دیا تھا'' حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کیا تھا، نہ اُنہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے، وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل نہیں کر پائے بلکہ انہیں اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے''۔

ان آیات کے ظاہری معنی پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کے دعویٰ قتل وصلب کی تردید فرما رہے ہیں کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کر سکے اور نہ سولی چڑھا سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے آسمان پر اُٹھالیا ہے تمام مفسرین نے بھی اس آیات کی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں یہودیوں کے دعوؤں کی تردید فرما رہے ہیں۔ **وما قتلوہ** (یہودیوں نے انہیں قتل نہیں کیا) جبکہ وما صلبوہ (اور یہودیوں نے انہیں سولی نہیں چڑھایا) کے الفاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب چڑھائے جانے کی تردید

☆ ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامی، رفاہ یونیورسٹی، اسلام آباد

ہورہی ہے جبکہ اللہ کی جانب سے انتظام یہ ہوا کہ جب یہودیوں کی طرف سے ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے کے لیے ان کے کمرے میں داخل ہوا تو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا اسی کو **بل رفعه الله اليه** (اللہ نے انہیں اپنی طرف اُٹھالیا) میں بیان فرمایا گیا ہے۔

سید ابوالاعلی مودودیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا معاملہ یہودی قوم میں فی الواقع ذرہ برابر بھی مشتبہ نہ تھا بلکہ جس روز وہ پیدا ہوئے تھے اسی روز اللہ تعالیٰ نے پوری قوم کو اس بات پر گواہ بنا دیا تھا کہ یہ ایک غیر معمولی شخصیت کا بچہ ہے جس کی ولادت معجزے کا نتیجہ ہے نہ کہ کسی اخلاقی جرم کا۔ جب بنی اسرائیل کے ایک شریف ترین اور مشہور و نامور مذہبی گھرانے کی بن بیاہی لڑکی گود میں بچہ لیے ہوئے آئی، اور قوم کے بڑے اور چھوٹے سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں اس کے گھر پر ہجوم کر کے آگئے، تو اس لڑکی نے ان کے سوالات کا جواب دینے کے بجائے خاموشی کے ساتھ اس نوزائیدہ بچے کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ تمہیں جواب دے گا۔ مجمع نے حیرت سے کہا کہ اس بچہ سے ہم کیا پوچھیں جو گہوارے میں لیٹا ہوا ہے۔ مگر یکایک وہ بچہ گویا ہو گیا اور اس نے نہایت صاف اور فصیح زبان میں مجمع کو خطاب کر کے کہا کہ **اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا. (۲)**

میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔

یہ آیت تصریح کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھائے جانے سے پہلے اٹھا لیے گئے تھے اور یہ کہ مسیحیوں اور یہودیوں، دونوں کا یہ خیال کہ مسیح نے صلیب پر جان دی محض غلط فہمی پر مبنی ہے۔ قرآن اور بائبل کے بیانات کا متقابل مطالعہ کرنے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ غالباً پیلاطس کی عدالت میں تو پیشی آپ ہی کی ہوئی تھی، مگر جب وہ سزائے موت کا فیصلہ سنا چکا، اور جب یہودیوں اسلام آباد حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاک نفس انسان کے مقابلہ میں ایک ڈاکو کی جان کو زیادہ قیمتی ٹھیرا کر اپنی حق دشمنی و باطل پسندی پر آخری مہر بھی کر دی، تب اللہ تعالیٰ نے کسی وقت آپ علیہ السلام کو اٹھالیا۔ مولانا صلاح الدین یوسف اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں" یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا اور متواتر صحیح احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ یہ حدیث کی تمام کتابوں کے علاوہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی وارد ہیں۔ ان احادیث میں آسمان پر اٹھائے جانے کے علاوہ قیامت کے قریب ان کے نزول کا اور دیگر بہت سی باتوں کا تذکرہ ہے۔ احادیث میں آپ کے نزول کی صفت اور جگہ کا بیان ہے، آپ علیہ السلام دمشق میں منارہ شرقیہ کے پاس اس وقت

اتریں گے جب فجر کی نماز کے لیے اقامت ہو رہی ہوگی۔ آپ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، جزیہ معاف کر دیں گے، ان کے دور میں سب مسلمان ہو جائیں، دجال کا قتل بھی آپ کے ہاتھوں سے ہوگا اور یاجوج و ماجوج کا ظہور وفساد بھی آپ کی موجودگی میں ہوگا، بالآخر آپ ہی کی بددعا سے ان کی ہلاکت واقع ہوگی۔

آیت نمبر 2: **اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔** (۳)

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے نجات عطا کروں گا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی بہترین تدبیر کا ذکر فرمادیا ہے کہ ہم نے عیسیٰ کو دشمن سے بچا کر جسم مع الروح کے اپنی طرف اٹھالیا اور دشمن کو ناکام ونامراد کر دیا۔

اس آیت میں استعمال کردہ لفظ "**متوفیک**" کو بنیاد بنا کر کر قادیانی نزول مسیح کا انکار کرتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں کہ متوفیک کے معنی فوت کرنے یا روح قبض کرنے کے ہیں کیونکہ عام زندگی میں بھی یہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں لفظ متوفی کی تفسیر ائمہ مفسرین کی تفاسیر سے ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

توفی کا معنی ومفہوم:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ قرآن پاک کی تفسیر کا علم رکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ: متوفیک یعنی **رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان** " کہ متوفیک کا معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیں گے اور آخری زمانہ میں ان کا وصال ہوگا۔

امام حسن بصریؒ، امام ابن کثیرؒ، امام ربیعؒ، امام کلبیؒ، امام ابن جریجؒ یہ سب متوفیک کا معنی اس طرح کرتے ہیں: **انی قابضک ورافعک فی الدنیا الیل من غیر الموت** ۔ کہ میں آپ کو پکڑنے والا ہوں اور دنیا میں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں بغیر موت کے۔

اب آیت کی اس تفسیر کی مزید تائید ایک حدیث پاک میں بھی ہے امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ۔

رسول اللہ نے یہودیوں سے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور یقیناً وہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے قیامت کے دن سے پہلے۔

امام بیضاویؒ فرماتے ہیں: **التوفی اخذالشئی وافیا**۔(توفی کا معنی کسی چیز کو پورا لینے کے ہیں)

عرب کا محاورہ بھی ہے:**توفیت منه درهمی** ۔میں نے اس سے اپنے دراہم پورے پورے لے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر لفظ کا معنی ہر جگہ ایک ہی ہو،عربی لغت بہت وسیع ہے،جس میں کئی ایسے الفاظ ہیں جنہیں شمار میں لایا نہیں جاسکتا جن کے کئی کئی معانی ہیں جو مختلف مقامات بدلتے رہتے ہیں۔اسی طرح لفظ توفی بھی ہے جس کے کئی معانی قرآن کریم کی آیات ثابت ہیں۔ایک مقام پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وھو الذی یتوفکم باللیل (۴) اور وہی ذات ہے جو تمہیں رات کو سلا دیتی ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنفُسَ حِینَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا.فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی (۵)

تمام روحوں کو اُن کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے،اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوتی ،اُن کو بھی اُن کی نیند کی حالت میں (قبض کر لیتا ہے،) پھر جن کے بارے میں اُس نے موت کا فیصلہ کر لیا،اُنہیں اپنے پاس روک لیتا ہے،اور دوسری رُوحوں کو ایک معین وقت تک کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔پس معلوم ہوا کہ ہر جگہ توفی کا معنی فوت کرنا نہیں۔

ایک مقام پر ارشاد نبوی ﷺ ہے: **باسمک اللھم اموت واحییٰ**: (٦)

اے اللہ میں تیرے نام ہی سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

یہ دعا رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت پڑھتے تھے،اس میں بھی اموت واحییٰ کے الفاظ ہیں اور یہاں بھی ان سے مراد رات کا سونا اور صبح کا اٹھنا ہے۔

رفع جسمانی کی حقیقت اوراس کی شرعی حیثیت:

جہاں تک رفع جسمانی کی حقیقت اوراس کی شرعی حیثیت کا تعلق ہے،ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہی کہ قرآن وحدیث، اجماع امت اوراعتقادی تواترامت کی روشنی میں اس مسئلہ کی جو کچھ حقیقت اور شرعی حیثیت متعین کی جاسکتی ہے وہ صرف یہی

ہے کہ " حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ یہودیوں نے قتل کیا ہے اور نہ ان کو صلیب دیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جسم وروح سمیت آسمانوں پر اٹھا یا ہے۔ اور جب دجال ظاہر ہوجائے گا اس وقت آسمانوں سے نزول فرما کر دجال کو قتل کریں گے، اور آنحضرت ﷺ کے ایک خلیفہ کی حیثیت سے اسلامی شریعت کے مطابق حکم اور فیصلے کریں گے"۔

مسئلہ رفع جسمانی کے اجزائے ترکیبی:

مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اجزائے ترکیبی متعین کر کے یہ معلوم کیا جائے کہ ان میں سے کون کون سے اجزاء مصرح فی القرآن ہیں اور کن کن کی تصریح قرآن مجید میں موجود نہیں ہے۔ جہاں تک ہم نے مسئلہ پر غور وخوض کیا ہے، اور قرآن وحدیث اور علمائے اہل السنّت والجماعت کی علمی تحقیقات کی روشنی میں اس کے اجزائے ترکیبی معلوم کئے ہیں، وہ درج ذیل چار اجزاء ہیں جن کو ہم نمبر وار ذکر کرتے ہیں:

جزء اول: اس مسئلہ کا پہلا جزء یہ ہے کہ " حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے قتل نہیں کیا ہے اور نہ انہیں صلیب دیا ہے، بلکہ معاملہ ان پہ مشتبہ ہوگیا ہے"۔

جزء دوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا ہے۔

جزء سوم: جب قیامت قریب آئے گی تو آسمانوں سے وہ اتر کر دجال کو قتل کریں گے۔ اور وقت کے تمام فتنوں کو مٹا کر اسلام کو نظام زندگی کی حیثیت سے روئے زمین پر نافذ کریں گے اور اسی کے مطابق فیصلے کریں گے۔

جزء چہارم: حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ رفع، رفع جسمانی ہے، یعنی جسم وروح سمیت آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں۔ روحانی یا رفع درجات ہرگز مراد نہیں یہ چار اجزاء ایسے ہیں جن کے درمیان اگر چہ اس بات میں کوئی فرق اور تفاوت نہیں ہے کہ یہ سب کے سب امت مسلمہ کے مابین بالاتفاق مسلم ہیں۔ اور تمام اہل اسلام ان سب کو مانتے ہیں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ وَيَوْمَ الْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (۷)

اور تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور وہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اُن پر گواہ ہوں گے۔

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر نص صریح ہے اس سے ماقبل والی آیت میں یہود کے کفراور عداوت اور ارادہ قتل کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر تھا جس سے یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آسمان پر جانے کے بعد کیا ہوگا؟ کیا یہود سے اُن کا تعلق ختم ہو چکا؟ جب آسمان سے واپس تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان خیالات کا اس آیت میں جواب دے رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں تشریف لائیں گے اس وقت موجود تمام اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اُن پر ایمان لے آئیں گے کہ بے شک آپ سچے رسول تھے اور آپ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں ہیں اور آپ کو قتل یا سولی نہیں چڑھایا گیا بلکہ آپ جسم سمیت آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے اور اُس وقت موجود اہل کتاب جب تک آپ پر ایمان نہ لے آئیں آپ کی وفات نہیں ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل کتاب کے ایمان لانے پر قیامت کے دن گواہی بھی دیں گے اور اس دوبارہ نزول پر آپ اپنی قوم یہود پر غلبہ بھی پائیں گے کیونکہ رسول ﷺ کے بارے میں قرآن مجید میں غلبے کا وعدہ ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔ **''کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی''** نے فرض کر دیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ضرور بضرور غالب آئیں گے جیسے آنحضرت ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی لیکن بعد میں اپنی قوم کفار مکہ پر غالب آ گئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک جہان سے دوسرے جہان ہجرت فرمائی اور بعد نزول اپنی قوم یہود پر غالب آئیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن مِّن أَهلِ لكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤمِنَنَّ بِهِ.

اور تمام اہل کتاب عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ **اللھم علمہ الحکمة**) فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ جب وہ آسمان سے اتریں گے اور زمین پر نازل ہوں گے تو یہودی، عیسائی سب ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی تصدیق کریں گے۔(۸)

ابن جریرؒ فرماتے ہیں ان کی سند صحیح ہے۔(۹)

اور حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ ان کی سند صحیح ہے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمدؒ فرماتے ہیں: **ان عیسیٰ لم یمت وانہ رفع الی السماء وھونازل قبل ان تقوم الساعة۔(۱۰)**

امام حسن بصریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

واللہ انہ لحی الن عنداللہ ولکن اذا نزل امنوابہ اجمعون۔(۱۱)

اللہ کی قسم اس وقت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور جب نازل ہوں گے تمام یہود ونصاریٰ اس کے ساتھ ایمان لائیں گے۔

امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا:

ان اللہ رفع عیسیٰ الیہ وباعثہ قبل یوم القیامۃ.(۱۲)

رفع عیسیٰ علیہ السلام پر قادیانی اعتراضات کے جوابات:

قادیانی جب قرآن واحادیث کے دلائل سے لاجواب ہوجاتے ہیں تو چند بزرگان امت کی عبارات پیش کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بزرگان امت بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔قادیانی ان اقوال کو کیوں پیش کرتے ہیں؟ جبکہ بزرگوں کے اقوال خودقادیانیوں کے نزدیک مستقل حجت نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"اقوال سلف درحقیقت کوئی مستقل حجت نہیں"۔ (۱۳)

مرزا قادیانی کے مطابق رفع ونزول سیدنا عیسی علیہ السلام کا مسئلہ تیرہ صدیوں تک مخفی رہااور یہ مسئلہ مرزا قادیانی پر ظاہر ہوا۔ جب خودمرزا قادیانی نے یہ بات تسلیم کی ہےتو پھر قادیانی بزرگان امت پر یہ الزام کیوں لگاتے ہیں کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے؟

جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھاہے کہ

"یااخوان ھذہ الأمر الذی اخفاہ اللہ من أعین القرون الاولی، وجلی تفاصیلہ فی وقتنا ھذا یخفی مایشاء و یبدء"(۱۴)

(اے بھائیو یہ معاملہ)یعنی عیسی علیہ السلام کی موت کا راز (وہ ہے جواللہ نے پہلے زمانوں کی آنکھوں سے چھپائے رکھا۔اور اس کی تفاصیل اب ظاہر ہوئی ہیں،وہ جو چاہتا ہے اسے مخفی رکھتا ہےاور جو چاہتا ہے اسے ظاہر کرتا ہے)۔

ایک اور جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

ولکن ما فھم المسلمون حقیقتہ.لان اللہ تعالیٰ اراد اخفائہ.فغلب قضائہ ومکرہ وابتلائہ علی الافھام

فصرف وجوههم عن الحقيقته الروحانيه الى الخيالات الجسمانيه فكانو بها من القانعين و بقى هذا الخبر مكتوبا مستورا كالحب فى السنبلته قرنا بعد قرن حتى جاء زماننا" (١٥)

لیکن مسلمان اس کی حقیقت (یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت) کو نہیں سمجھے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔ پس اللہ کی قضاء، اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر غالب آگئیں۔ اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے۔ اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی۔ جس طرح کہ دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آگیا۔

پھر آگے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"فكشف الله الحقيقة علينا لتكون النار بردا و سلاما" (١٦)

پس اللہ نے ہم پر حقیقت (یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت) کھولی تا کہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔

1۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ:

قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات کے موقع پر ایک خطبہ دیا جس میں یہ بھی فرمایا تھا کہ: **"لقد قبض الليلته عرج فيها بروح عيسى بن مريم "**

(یعنی جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات کو سیدنا عیسی علیہ السلام کو اٹھایا گیا) (طبقات کبری جلد 3 صفحہ 28)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل تھے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔

جواب نمبر 1:

اگر اس پوری عبارت پر غور کریں تو قادیانی دجل خود ہی پارہ پارہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اس عبارت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے "قبض" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور سیدنا عیسی علیہ السلام کے لئے "عرج" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اگر سیدنا عیسی علیہ السلام کے لئے بھی موت ہی کا قول ہوتا تو "عرج" کی بجائے "قبض" اس فقرے میں ہوتا اور پورا قول یوں

ہوتا: **"لقد قبض الیلته قبض فیھا بروح عیسی بن مریم"**

اس کا ترجمہ یوں بنتا کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کی روح قبض کی گئی"۔حالانکہ یہ الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس قول کا صحیح مطلب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات اس دن ہوئی جس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر 2:

جس کتاب کا حوالہ قادیانی دیتے ہیں اس کتاب کا مصنف خود حیات سیدنا عیسی علیہ السلام کا قائل ہے۔اب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مصنف خود اپنے ہی عقیدے کے خلاف کوئی بات اپنی کتاب میں نقل کرے۔جیسا کہ انہوں نے اسی کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کیا ہے۔

"وان اللہ رفعہ بجسدہ وانہ حی الان وسیرجع الی الدنیا فیکون فیھا ملکا ثم یموت کما یموت الناس"

اور بیشک عیسی علیہ السلام بمع جسم کے اٹھائے گئے ہیں اور وہ اس وقت زندہ ہیں۔دنیا کی طرف آئیں گے اور شاہانہ حالت میں زندگی بسر کریں گے اور پھر دیگر انسانوں کی طرح فوت ہوجائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کو مصنف نے نقل کرکے کوئی جرح نہیں کی۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف خود سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کا قائل ہے۔

اس لئے اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو اس کا یہ مطلب بنے گا۔

"عرج فیھا بروح اللہ عیسی بن مریم

" (یعنی عیسی بن مریم روح اللہ کو اٹھایا گیا)

کیونکہ ایسا ہونا بڑی بات نہیں۔کئی دفعہ ایسا ہوجاتا ہے کہ راوی کسی لفظ کو بدل دیتا ہے۔ایسی بہت سی مثالیں احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جواب نمبر 3:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی یہی روایت اور بھی بہت سی کتابوں میں موجود ہے اور وہاں سیدنا عیسی علیہ السلام کے فوت ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں لکھی گئی بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کو بیان کیا گیا ہے۔

جیسا کہ یہی روایت مستدرک حاکم میں یوں موجود ہے۔

عن الحريث سمعت الحسن بن علي يقول قتل ليلته انزل القرآن و ليلته اسرى بعيسى و ليلته قبض موسى (١٧)

حریث کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس رات قتل کئے گئے جس رات قرآن اترا۔ اور عیسی علیہ السلام کو سیر کروائی گئی اور موسی علیہ السلام کو قبض کیا گیا۔

اس روایت میں سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کے بارے میں کس قدر صراحت موجود ہے۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کے قائل تھے۔

2. امام مالک رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ:

قادیانی امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے یوں فرمایا:

"وفی العتبية قال مالك مات عيسى"

(عتبیہ میں ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں)۔

قادیانی اس عبارت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

قادیانی جن کتابوں کا حوالہ پیش کرتے ہیں یعنی **مجمع البحار** اور **اکمال اکمال المعلم** میں یہ بات لکھی ہے۔ تو دراصل اکمال المعلم اور مجمع البحار کے مصنف نے یہ بات ایک اور کتاب **"عتبیتہ"** سے نقل کی ہے۔ جیسا کہ عبارت میں درج ہے اور **"عتبیتہ"** امام مالک رحمہ اللہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کتاب کے مصنف کا نام "محمد عتبی قرطبی" ہے۔ جن کی وفات 255 ھجری میں ہوئی۔

اس کے علاوہ امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب اس قول کی کوئی سند نہیں بلکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ مالک سے مراد امام مالک ہیں یا

کوئی اور مالک ہے۔ پس جب کسی قول کی کوئی سند بھی موجود نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جس کی طرف قول منسوب کیا جارہا ہے۔ اس سے وہی شخص مراد ہے یا کوئی اور مراد ہے تو اس طرح امام مالک رحمہ اللہ پر وفات سیدنا عیسی علیہ السلام کا قائل ہونے کا الزام لگانا سراسر بددیانتی ہے۔

جواب نمبر 2:

قادیانی امام اُبی رحمہ اللہ کی کتاب "اکمال اکمال المعلم" کا جو حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اس کی پوری عبارت پیش نہیں کرتے بلکہ صرف ایک جملہ نقل کر دیتے ہیں۔

اب ہم پوری عبارت دیکھتے ہیں تا کہ قادیانیوں کا دجل پوری طرح ظاہر ہو جائے۔

کتاب کے مصنف نے اس جگہ باب باندھا ہے: "باب نزول عیسی بن مریم علیہ السلام" (سیدنا عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں باب)

آگے پوری عبارت یہ ہے۔

"الاکثر انه لم یمت بل رفع، وفی العتبیته قال مالک مات عیسی ابن ثلاث و ثلاثین سنته (ابن رشد) یعنی بموته خروجه من عالم الأرض الی عالم السماء قال و یحتمل انه مات حقیقته و یحیا فی آخرالزمان اذا لا بد من نزوله لتواتر الأحادیث بذلک"۔ (۱۸)

(اکثریت کا یہ عقیدہ ہے کہ ان (سیدنا عیسی علیہ السلام) پر موت نہیں آئی بلکہ ان کو اٹھالیا گیا۔ "عتبیہ" میں ہے کہ مالک نے کہا کہ 33 سال کی عمر میں عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے۔ امام ابن رشد نے کہا ہے کہ یہاں موت سے مراد ان (سیدنا عیسی علیہ السلام) کا زمین سے نکل کر آسمان پر جانا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ حقیقت میں فوت ہو گئے ہوں۔ لیکن آخری زمانہ میں دوبارہ زندہ ہوں گے۔ کیونکہ متواتر احادیث بتاتی ہیں کہ انہوں نے ضرور نازل ہونا ہے)

یہاں اس عبارت میں امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب قول کی وضاحت پوری طرح موجود ہے۔ کہ اس قول سے مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام زمین سے آسمان پر چلے گئے۔

جواب نمبر 3:

اسی کتاب "اکمال اکمال المعلم" میں امام مالک رحمہ اللہ کا ایک قول یہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

"وفی العتبیته قال مالک بینما الناس قیام یستصفون لاقامته الصلوة فتغشاهم غمامته فإذا عیسی قد نزل"

عتبیہ میں ہے کہ مالک نے کہا کہ اس دوران لوگ نماز کے لئے صفیں بنا رہے ہوں گے کہ یکا یک ان پر ایک بدلی چھا جائے گی۔اور اچانک عیسی علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔

اس قول میں امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں کتنا واضح ہے۔اور نزول کے لئے حیات لازم وملزوم ہے۔یعنی اگر سیدنا عیسی علیہ السلام زندہ نہیں ہوں گے تو نازل کیسے ہوں گے۔پس پتہ چلا کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر 4:

اگر اس قول کی کوئی سند بھی ہوتی اور یہ قول واقعی امام مالک رحمہ اللہ کا ہوتا تو پھر بھی اس سے امام مالک رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ثابت نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

"مات کے معنی لغت میں نام (نیند) بھی ہیں" (۱۹)

ایک اور جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

موت کے معنی نینداور بیہوشی کے بھی ہیں" (۲۰)

پس اگر یہ قول واقعی امام مالک رحمہ اللہ کا ہوتا تو اس کا یہی مطلب تھا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو نیند یا بیہوشی کی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر 5:

پوری دنیا میں امام مالک رحمہ اللہ کے مقلدین کثیر تعداد میں موجود ہیں اور وہ تمام سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل ہیں۔اگر امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ وفات سیدنا عیسی علیہ السلام کا تھا تو ان کے مقلدین کا عقیدہ کیوں رفع ونزول سیدنا عیسی علیہ السلام کا ہے؟

فقہ مالکی کی مشہور کتاب "البیان والتحصیل" میں ایک حدیث بیان ہوء ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم علیہ السلام ضرور حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے فج روحاء کے مقام سے گزریں گے۔اس پر امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ

"قال مالک اراد فی راء لیجمعنهما"

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں حضورﷺ کی مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام حج اور عمرے کو جمع کریں گے۔ پس ثابت ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل ہیں۔

3۔امام بخاری رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراضات اوراس کے تحقیقی جوابات:

اعتراض نمبر1:

قادیانی کہتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے بخاری شریف میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی تھی کہ:

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَد خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اور محمدﷺ صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رُسول گزر چکے ہیں۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں حضورﷺ سے پہلے تمام رسولوں کے فوت ہونے کا ذکر موجود ہے۔اور تمام رسولوں میں سیدنا عیسی علیہ السلام بھی شامل ہیں۔اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو اپنی کتاب بخاری شریف میں نقل کیا ہے لہذا امام بخاری بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

اس باطل اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں حضورﷺ سے پہلے رسولوں کے گزرنے کا ذکر موجود ہے ان کی وفات کا ذکر موجود نہیں ہے جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے **"قدخلت من قبله الرسل"** کا ترجمہ یوں لکھا ہے کہ:

"وہ صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں"

اس کے علاوہ قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین نے اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے کہ:

"اور محمد تو ایک رسول ہے۔پہلے اس کے بہت رسول ہو چکے ۔ (۲۱)

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت کے لکھنے سے امام بخاری کیسے وفاتِ عیسی علیہ السلام کے قائل بن سکتے ہیں؟

اعتراض نمبر2:

قادیانی امام بخاری رحمہ اللہ پر دوسرا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے **متوفیک** کا معنی **ممیتک** کیا ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاری

رحمہ اللہ خود سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔قادیانیوں کے اس اعتراض کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1:

قادیانی اگر سچے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب کوئی ایک روایت ایسی دکھادیں جہاں انہوں نے فرمایا ہو کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔قادیانی قیامت تک بھی ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعے کا یوں ذکر ہے۔

"فألقى عليه شبه عيسى ورفع عيسى من روزنته بيته الى السماء "(۲۲)

(اس جوان پر سیدنا عیسی علیہ السلام کی شکل ڈال دی گئی اور آپ کو گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا) یہی روایت حافظ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر میں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"وهذا اسناد صحيح الى ابن عباس " (۲۳)

اس کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے۔

ان حوالہ جات سے پتہ چلا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل تھے اور بخاری شریف میں جو روایت ان سے منقول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدنا عیسی علیہ السلام دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو 45 سال بعد ان کو موت آئے گی۔

جواب نمبر 2:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا باب تو قائم کیا ہے اور اس کے ضمن میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں بہت سی روایات لائے ہیں۔لیکن سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے بارے میں کوئی باب قائم نہیں کیا اور نہ ہی ان کی وفات کے بارے میں ایک روایت بھی نہیں لائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے بارے میں جو روایات لائے ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر 1:

حَـدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ،

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔ (۲۴)

روایت نمبر 2:

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا. سورة النساء آية 159.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ **دنیا وما فیھا** سے بڑھ کر ہوگا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو

وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا

''اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔ (۲۵)

روایت نمبر 3:

حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے، تم نماز پڑھ رہے ہوگے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی۔ (بخاری: 3449)

(ہم نے تو بخاری شریف سے سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں روایات پیش کر دی ہیں لیکن ہمارا قادیانیوں کو تا قیامت چیلنج ہے کہ بخاری شریف سے یا کسی بھی حدیث کی کتاب سے کوئی ایک ایسی روایت پیش کریں۔ جہاں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں) **هاتو برهانكم ان كنتم صدقين**

4۔امام ابن حزم ظاہری پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ:

قادیانی امام ابن حزم پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔

اس الزام کے بہت سے جوابات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

امام ابن حزم کا واضح عقیدہ کتابوں میں موجود ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ

"وقد صح عن رسول الله ﷺ بنقل الكواف التى نقلت نبوته واعلامه و كتابه انه أخبر انه لانبى بعده إلا ما جائت الأخبار الصحاح عن نزول عيسى عليه السلام الذى بعث الى بنى اسرائيل وادعى اليهود قتله و صلبه، فوجب الإقرار بهذه الجملته "

اور اللہ کے رسول ﷺ سے صحیح طور پر ان تمام لوگوں نے نقل کیا ہے جنہوں نے آپ کی نبوت، آپ کی نشانیاں اور آپ کی کتاب کو نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا، مگر جو صحیح احادیث میں آیا ہے کہ وہی عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے۔ جن کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف ہوئی تھی۔ اور یہود جن کے قتل اور صلب کا دعوی کرتے ہیں۔ وہ اس سے مستثنیٰ ہے، ان کے نزول کا اقرار کرنا واجب ہے۔ (٢٦)

اس سے واضح ہوا کہ امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر2:

ایک اور جگہ امام ابن حزم نے لکھا ہے کہ

مسئلته: الا ان عيسى بن مريم سينزل" (ہاں مریم کے بیٹے عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے)۔

اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم وملزوم ہے۔ پس امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کو زندہ تسلیم کرتے ہیں۔

5۔"حافظ ابن قیم پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ"

اس حوالے سے ان کی کتاب سے درج ذیل حوالہ دیا جاتا ہے۔

"لو كان موسى و عيسى حيين لكانا من اتباعه" (۲۷)

اگر موسیٰ علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام زندہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتے۔

جواب نمبر 1:

قادیانیوں کی روایتی بددیانتی ہے کہ وہ پوری بات پیش نہیں کرتے بلکہ آدھی بات لکھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ کس قدر دھوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے۔

"ومحمد ﷺ مبعوث الى جميع الثقلين فرستالته عامته لجميع الجن و الإنس فى كل زمان و لو كان موسى و عيسى حيين لكانا من اتباعه واذا نزل عيسى بن مريم فإنما يحكم بشريعته محمد ﷺ " (۲۸)

آنحضرت ﷺ کی نبوت تمام جن وانس کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ بالفرض اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام (آج زمین پر) زندہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے۔ اور جب عیسی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدیہ ﷺ پر ہی عمل کریں گے۔

اس عبارت سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام زمین پر زندہ موجود ہوتے تو ان کو بھی حضور ﷺ کی پیروی کرنی پڑتی۔ اس کے علاوہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا ہے۔ اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم وملزوم ہے۔ پس حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر 2:

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی ہی ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں جہاں ان کا واضح عقیدہ لکھا ہے۔

"وهذا المسيح بن مريم حى لم يمت وغذاؤه من جنس غذاء الملئكته" (۲۹)

اور مسیح بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں۔ابھی فوت نہیں ہوئے۔اوران کی غذا فرشتوں جیسی ہے۔
خلاصہ کلام یہ ہے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل تھے۔

5۔امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اوراس کا تحقیقی جائزہ:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر مرزا قادیانی نے الزام لگایا ہے کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔ (۳۰)
(روحانی خزائن جلد13 صفحہ 221)
مرزا قادیانی کے اس جھوٹے الزام کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:**"واجمعت الأمته على ان الله عزوجل رفع عيسى الى السماء"**
امت کا اس پر اجماع ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔(۳۱)
اس حوالے سے پتہ چلا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس بات پر امت کا اجماع بھی بیان کیا ہے۔اب جو امت کا اجماع بھی بیان کرے تو وہ خود کیسے اس عقیدے کا مخالف ہوسکتا ہے؟؟

جواب نمبر2:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:**"لكن عيسى صعد الى السماء بروحه و جسده"** (۳۲)
عیسی علیہ السلام روح اور جسم کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

جواب نمبر3:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک اور جگہ لکھا ہے کہ
وعيسى عليه السلام اذانزل من السمائإنما يحكم فيهم بكتاب ربهم وسنة نبيهم.والنبى ﷺ قد أخبرهم بنزول عيسى من السماء"
عیسی علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو مسلمانوں میں ان کے رب کی کتاب سے اوران کے نبی کی سنت کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ (۳۳)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات اور رفع ونزول کے قائل تھے جیسا کہ ان کی عبارات سے ثابت ہے۔

6۔"مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اوراس کا تحقیقی جائزہ:

مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر "**الهام الرحمن**" میں لکھا ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر1:

قادیانی جس تفسیر "**الهام الرحمن**" کا حوالہ دیتے ہیں وہ تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے نہیں لکھی۔بلکہ "موسی جاراللہ" نامی کسی آدمی نے وہ تفسیر لکھ کر مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کردی ہے۔جیسا کہ اس تفسیر کے ٹائٹل صفحے پر بھی "موسی جاراللہ" کا نام لکھا ہے۔لہذا جو تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے لکھی ہی نہیں اس سے ان کا عقیدہ کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟

جواب نمبر2:

مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے افکار پر مشتمل "رسالہ محمودیہ" کا ترجمہ کیا ہے۔جس کا نام "ترجمہ عبیدیہ" ہے۔اس میں مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

'فعسى ان تكون سارا لافق الاكمال غاشيا لا قليم الاقرب فلن يوجد بعدك إلا ولك دخل فى تربيته ظاهرا و باطنا حتى ينزل عيسى عليه السلام "

تو عنقریب کمال کے افق کا سردار بن جائے گا۔اور قرب الٰہی کے اقلیم پر حاوی ہوجائے گا۔تیرے بعد کوئی مقرب الٰہی ایسا نہیں ہوسکتا جس کی ظاہری وباطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔یہاں تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں۔

مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا ثابت ہوگیا۔

مدفن سیدنا عیسیٰ ابن مریم:

اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تعالی نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور انہیں

سولی پر نہیں چڑھایا گیا، بلکہ زندہ ہی آسمانوں پر اُٹھالیا گیا، قیامت کے قریب وہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، چالیس یا پینتالیس برس زمین پر رہیں گے، پھر اُن کا انتقال ہوگا، حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک میں دفن ہوں گے۔

متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہے کہ اسی حجرہ مبارک میں آنحضرت ﷺ اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہ کی تین قبورِ مبارکہ کے ساتھ چوتھی قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی ہوگی اور وہ روزِ حشر انہی کے ساتھ محشور ہوں گے۔

۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ینزل عیسی بن مریم إلی الرض فیتزوج ویولد لہٗ ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت، فیدفن معی فی قبری، فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکرؓ وعمرؓ۔(۳۴)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام (قربِ قیامت میں آسمان سے) زمین پر اُتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، دنیا میں ان کی مدتِ قیام (تقریباً) پینتالیس (۴۵) برس ہوگی، پھر اُن کی وفات ہوجائے گی اور وہ میری قبر یعنی میرے مقبرہ میں میرے پاس دفن کیے جائیں گے (چنانچہ قیامت کے دن) میں اور عیسی ابن مریم علیہ السلام دونوں ایک ہی مقبرہ سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اُٹھیں گے۔'

۲: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''مَکْتُوبٌ فِی التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ: فَقَالَ اَبُو مَوْدُوْدٍ: وَقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ، هٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ.(۳۵)

''تورات میں حضرت محمد ﷺ کے اوصاف مذکور ہیں (ان میں یہ بھی ہے) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔''

۳: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے آباء واجداد سے روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یُدْفَنُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَیْهِ فَیَکُوْنُ قَبْرُهُ الرَّابِعُ. (۳۶)

۴: ایک موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی مقام پر اپنے لیے تدفین کی خواہش ظاہر کی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ

''قَالَ: وانی لک ذٰلک الْموضع مَا فِیهِ إِلَّا قَبْرِی وقبر ابی بکر وَعمرؓ، وَفِیه عِیسَی بن مَرْیَم عَلَیْهِمَا

الصَّلاۃ وَالسَّلامُ. (۳۷)

''تیرے لیے یہ کہاں ممکن ہے؟ اس مقام پر تو صرف میری اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبریں ہوں گی اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی اسی جگہ مدفون ہوں گے۔''

۵: حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''روضہ اقدس میں ایک قبر کی جگہ موجود ہے، اس میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے۔ (۳۸)

۶: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام] دوبارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔ (۳۹)

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں جو آنحضور ﷺ کو دفن کیا گیا وہاں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ اس میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی راضی تھیں، لیکن بنوامیہ مانع ہوئے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے پر بھی آپ راضی تھیں، لیکن انہیں وہ جگہ نہ ملی، پھر حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ آپ کو یہاں دفن کریں گے، مگر اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے، بلکہ دوسری ازواجِ مطہراتؓ کے ساتھ جنت البقیع میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا گیا۔ شاید ان سب کاموں میں یہ حکمت تھی کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے لیے ہوگی۔ (۴۰)

حوالہ جات وحواشی:

1۔ النساء157-158
2۔ سورہ مریم رکوع ۲
3۔ العمران:55
4۔ الانعام:60
5۔ الزمر:42
6۔ بخاری مع الفتح:11/114
7۔ النساء:159
8.۔ زادالمسیر :2/159
9.۔ الطبری 9/380
10- الدرالمنثور:2/736
11- تفسیرابن کثیر:1/636
12.۔ ابن کثیر:1/636
13- روحانی خزائن جلد3 صفحہ389
14- روحانی خزائن جلد5 صفحہ426
15- روحانی خزائن جلد5 صفحہ553،552
16. روحانی خزائن جلد5 صفحہ553
17- مستدرک حاکم روایت نمبر4742
18- اکمال اکمال المعلم جلد1 صفحہ265
19- روحانی خزائن جلد3 صفحہ445
20- روحانی خزائن جلد3 صفحہ620

21- فصل الخطاب صفحہ 28
22- تفسیر ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 1110
23- تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 450
24- بخاری شریف حدیث نمبر 2222
25- بخاری شریف حدیث نمبر 3448
26- الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد 1 صفحہ 146
27- مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313
28- مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313
29- التبیان فی ایمان القرآن صفحہ 580
30- (روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 221
31- بیان تلبیس الجھمیۃ جلد 4 صفحہ 457
32- مجموعۃ الفتاوی جلد 4 صفحہ 329
33- زیارۃ القبور والاستنجاد بالمقبور صفحہ 49
34- مشکوۃ، رقم الحدیث:۵۵۰۸
35- ترمذی، ابواب المناقب، رقم الحدیث: ۳۶۱۷
36- معجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:۳۸۴
37- عمدۃ القاری، ج:۸، ص:۲۲۸
38- اخبارِ مدینہ:۱۳۵
39- ختم نبوت:۴۷۶
40- اشعۃ اللمعات، ج:۴، ص:۳۷۲

مكانة التفكر فى الاسلام دراسة تحليلية

☆محمد عبدالله

ملخص:

إن التفكر فى خلق السماوات والأرض فريضة إسلامية لابد من قيام المسلمين بها، لأنها عبادة من أجل وأعظم العبادات لله الخالق، ووسيلة من أعظم الوسائل للتعرف إلى كل من حقيقة الخلق، وحتمية الإفناء وضرورة البعث، وللتأكيد على عظمة الخالق سبحانه وتعالى، وعلى تفرده بالألوهية، والربوبية، والوحدانية، فالكون الذى نحيا فيه شاسع الاتساع، دقيق البناء، محكم الحركة، منضبط فى كل أمر من أموره، مبنى على وتيرة واحدة من أدق دقائقه إلى أكبر وحداته، وكون هذا شأنه لا يمكن لعاقل أن يتصور أنه قد وجد بمحض المصادفة أو أن يكون قد أوجد نفسه بنفسه، بل لا بد له من موجد عظيم له من طلاقة القدرة، وكمال الحكمة، وشمول العلم ما أبدع به هذا الكون بكل ما فيه ومن فيه، وهذا الخالق العظيم لا ينازعه أحد فى ملكه، ولا يشاركه أحد فى سلطانه عن ذاته العلية إلا ما عرف به نفسه بقوله عز من قائل: ليس كمثله شيء وهو السميع البصير. (١)

معنىٰ التفكر:

هو التدبر والاعتبار والافتكار، وقيل هو عبادة تمارس بالقلب وتشترك فيها العين. والتفكر: هو دراسة الأشياء وتحليلها، ومن ثم ربطها بالحقائق الموضوعية، بما يتناسب بالعقل والمنطق الصحيحين، وبالتالى يتوافق ويتطابق مع العلوم الصحيحة على اختلافها.

☆تلميذ فى الماجستير الفلسفة فى العلوم الاسلاميه بجامعه الرفاه العالميه باسلام آباد

التفكرفى اللغة : التفكر ماخوذ من مادة (ف ك ر) التى تدل على تردد القلب فى الشىء يقال تفكر اذا ردد قلبه معتبرا.(٢)

وهو مصدر من تفكر والتفكر التامل قاله الجوهرى ومن المادة ايضا اخذ لفظ الفكر وجمعه افكاروالفكر التامل واعمال الخاطر فى الشىء قاله صاحب اللسان ويقال رجل فكير اى كثير الفكر والتامل (٣)

التفكر اصطلاحا:تصرف القلب فى معانى الاشياء لدرك المطلوب

اهمية التفكر: إن التفكر أو التدبر فى آيات الله من العبادات التى دعا إليها القرآن والسنة النبوية والسلف

الصالح، إذ إنها من أولى العبادات الموصلة إلى الارتقاء بالمستوى الإيمانى للمسلم المعاصر، ورغم ذلك هجرها الكثيرون مما سبب خللاً فى الوعى الإسلامى ..إذ أصبحنا نهتم بأمور هى دون عبادة التفكر فى الاعتبار الشرعى والفائدة المرجوة.لقد اندثرت للأسف عبادة التفكر وقليل جداً من يمارسها الآن، ولكن فعلها الانبياء وواظب عليها النبى صلى الله عليه وسلم، وكانت حياته حياة تفكر وتعبد لله ..قالت السيدة عائشة رضى الله عنها عن زوجه وحبيبه ﷺانه حبب إليه الخلاءأى عبادة التأمل والتفكر فى مخلوقات الله.وختم الله تعالى ثلاث عشرة آية من كتابه بلفظ تتفكرون أو يتفكرون مما يصور أهمية هذه العبادة المهجورة، وقال سبحانه: أَوَلَم يَتَفَكَّرُوا (٤)

وقال عز وجل وَفِىَ أَنفُسِكُم أَفَلاَ تُبصِرُونَ، (٥) والبصر هنا بمعنى التفكر.

إن الله ذكر فى أكثر من 250 آية من القرآن الكريم صوراً مختلفة للكون الذى يحيط بنا فى سماواته وأرضه وفى جباله وبحاره وأنهاره، وفى مخلوقاته من الجن والإنس والطير والدواب وفى هوائه وسحابه وأمطاره وفى أحداثه وتغيراته وفى حاضره وماضيه وفى مشاعره وتسبيحاته .أترى هذا الكم الكبير من الآيات التى تفوق الآيات المتحدثة عن الأحكام الفقهية؟ هل ذكرت عرضا أو للقرائة المجردة فحسب. فالتفكّر أعظم العبادات القلبيّة التى يقوم بها المسلم، وبابٌ لأنواع الخيرات كلّها.

ولنبحث على حقيقة التفكر كما ستقراء فى التالى:

1. التفكر عبادة واسوة الرسول العربى الامى ترشدنا الى التفكر كما روت عائشة رضى الله عنها فى صحيح البخارى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخلو بغار حراء يتحنث فيها وهو التعبد (٦)

وكما اخبرت ام الدرداء عن افضل عبادة ابى الدرداء انه هو التفكر والاعتبار (٧)

2. والله سبحانه وتعالى يحب ان يكون عباده متفكرين ولذلك حث عباده فى كلامه المجيد فقال تعالى: قُل إنما أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمّ تَتَفَكّرُوا،(٨)

فأمر عز وجل بالقيام من أجل التهيؤ للتفكر، فالتفكر هو الموعظة المقصودة هنا بالرغم من وجود مواعظ أخرى

3. التفكر وسيلة موصلة الى المقاصد وهو اول قدم يرفعها الرجل لتحصيل المراد. فمهما كان التفكر قويا عميقاصائبا كان المطلوب اقرب واسهل واسرع ومتى كان ضعيفا كان المطلوب ابعد واصعب وابطاء فعلى العاقل ان يعود قلبه للتفكر لنيل مقاصد ه فى الدنيا والاخرة

4. التفكر مرآة ينظر فيها الرجل فى الماضى من احوال الامم الماضية فيتفكر ويتدبر فى اسباب النقمة والعذاب على المنكرين والاحسان على المتفكرين والمعتبرين فيتعلم من احوالهم و يتخير لنفسه النجاح والفوز فيجتهد فى امور ينفعها فى حياتها ونيل مرامها والتوقى من الخسارة والعار فى الدنيا والاخرة. كما قال الفضيل بن عياض رحمه الله الفكر مرآة تريک حسناتک وسيئاتک(٩)

اى الاعمال التى نعمل كل يوم هى من الحسنا ت ام من السيئات لانبتلى ذالک الابالتفكر على نيتنا وطريقتنا ونتائج اعمالنا فالحسنة لاتلد الاحسنة

وكذلک السيئة لاتلد الاسيئة.

5. التفكر عمل مستحسن بل لازم وهو من صفات اهل العقل الذين مدحهم الله سبحانه وتعالى فى كتابه المجيد قال تعالى ان فى خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لايات لاولى

الالباب. الذین یذکرون الله قیاما وقعودا ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحا نک فقنا عذاب النار(۱۰)

فالتفکر فی خلق السموات والارض ومابینهما ومعرفة خالقها وحقوقه وحدوده وهداه واحکامه لازم علی المسلم ان کان یرید ان یکون لبیبا حقا. وهو فی الحقیقة اصل العقل کما قال ابراهیم ابن ادهم الفکرة مخ العقل (۱۱)

6. الحزم والفطنة ثمرة الفکر فمن اراد ان یکون حازما وفطنا فی جمیع امورالدنیا والاخره ویجتلب له مصالح الدنیا ویبتعد عن الخسران فعلیه ان یلزم الفکر والتفکر کماقال الامام الشافعی رحمه الله **الرؤیة والفکر یکشفان عن الحزم والفطنة ففکر قبل ان تعزم** (۱۲)

7. معرفة الخیر والشر والحق والباطل مدارها التفکرقال ابن القیم رحمه الله اصل الخیر والشر من قبل التفکر فان التفکر مبدء الارادة والطلب فی الزهدوالترک والحب والبغض (۱۳)

8. التفکر لایکون معمولا لاحد من المسلمین الا وهوعلامة ایمانه بالله تعالی کما نقل عن عدة اصحاب رسول الله ﷺ **ان ضیاء الایمان او نور الایمان التفکر** (۱۴)

9. فمن فتح له باب التفکر فقد فتح له باب العلوم والمعارف والانوار. قال الامام الغزالی رحمه الله "کثر الحث فی کتاب الله تعالیٰ علی التدبر والاعتبار والنظر والافتکارولایخفی ان الفکر هو مفتاح الانوار ومبدء الاستبصار وهو شبکة العلوم ومصیدة المعارف والفهوم واکثر الناس قد عرفوا فضله ورتبته ولکن جهلوا حقیقته وثمرته (۱۵)

10. الناس یظنون ان المراد من الاعمال الصالحة فقط الصلوات والزکاة والجهاد والصدقات وغیر ذالک من العبادات المعروفة لدی الناس ولایحصون التفکر من الاعمال المهمة فضلاان یکون من الواجبات وصفات اولی الالباب لکن لیس الامر کذالک بل التفکر من اهم الاعمال وافضلها کما عدالحسن البصری رحمه الله **التفکر من اهم الاعمال و قال ان من افضل العمل الورع والتفکر** .(۱۶)

وفضله علی النوافل وقیام اللیل الذی فضائله مشهورة ومعروفة عندناوصاحبه یکون حمیدا عندنا کما

روی عنه ان **تفکر ساعة خیر من قیام لیلة** (١٧)

ای من النوافل والاذکار والادعیة والاستغفار.

11. التفکر سبب قوی ومحرض دائم علی کسب الخیرات وترک المنکرات فالذی یحب ان یکتسب کنز الحسنات ویدخرعنده للعقبیٰ فلیلزم التفکر فی اموره کلها ویعتبرمن السابقین ویستبشرمن اعمالها الحسنة ویندم من شرها.وهو الذی اشار الیه الحسن البصری فی کتابه الی عمربن عبدالعزیز

اعلم ان التفکر یدعو الی الخیر والعمل به والندم علی الشر یدعوا الی ترکه (١٨)

12. إنّ التفکر فی خلق الإنسان وخلق الکون، من أقربِ الطرق للوصول لله سبحانه وتعالی، المُستحق للعبادةِ

والمتفرد بالوحدانیة، فإعمال العقل والتفکر بمخلوقاته عظیمها ودقیقها، یُثبت الإیمان فی القلب، ویغرس الیقین داخله، فلا یوثر فیه الشبهات، ولا تغیره تقلبات الحیاة بین شدة، ورخاء.

ماذا نتفکر؟

ولایخفی علی صاحب البصیرة أن التفکر مفتاح الأنوار، ومبدأ الاستبصار، وشبکة العلوم، وأکثر الناس قد عرفوا فضله ورتبته، لکنهم جهلوا حقیقته وثمرته ومصدره، ومورده، ومجراه ومسرحه، وطریقه وکیفیته، وربما لا یعلم أحدهم کیف، ولماذا، وفیم یتفکر؟

1. علی المسلم ان یتفکر فی آلاء الله ونعمه وامره ونهیه وطرق العلم به وباسمائه وصفاته من کتابه وسنة نبیه وماوالاهما وهذا الفکر یثمر لصاحبه المحبة والمعرفة.فمتی فکر الانسان فی الآخرة وشرفها ودوامها اثمرله ذلک الرغبة فی الاخرة واذا فکر فی الدنیا وخستها وفنائها اثمر له ذالک الزهد فی الدنیا .(١٩)

2. من اهم الاعمال،الفکر فی امور الاخرة واعدادها.مثلا

1. ان نتفکر فی مقصد تخلیقنا وکیف یرضی الله عنا بتهذیب نفوسنا واصلاح عقائدنا واعمالنا

ومعاملاتنا لان التزکیة اول فریضة ولا یمکن اصلاح النفس الا بالاخلاق الحسنة کمافی الحدیث النبوی ﷺالذی ذکره الامام البخاری فی کتاب المناقب من جامعه وکان ﷺ یقول ان من خیارکم احسنکم اخلاقا.(۲۰)

2. ونتفکر کیف ندعوالناس الی مادعا الیه رسولنا ﷺ امته کما قال ﷺ لمعاذ بن جبل حین بعثه الی الیمن انک تاتی قوما من اهل الکتاب فاذا جئتهم فادعهم الی ان یشهدوا ان لا اله الاالله وان محمدا رسول الله ﷺ(۲۱)

3. وکیف نخیب کید المنکرین والکافرین ضد الاسلام والمسلمین وبلاد المسلمین الذی لایزول جهدهم وسعیهم لاطفاء نور الاسلام کما بینه الله عز وجل فی کلامه المجید فقال یریدون ان یطفؤا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون(۲۲)

ففی مثل هذه الامور لازم علینا ان نتفکر طرق مقابلتهم وهو من اهم الواجبات علی اهل الاسلام لاسیما فی هذالزمان کما دل علیه الایات العدیدة فی القرآن المجید کما قال تعالیٰ هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی بالله شهیدا .(۲۳)

4. وکیف نیسر للناس فی قضاء حوائجهم ونعینهم فی امورهم الدنیویة والاخرویة وهو الذی یرشد ناالیه اسوة نبینا رحمةللعالمین ﷺ حیث قال احب الناس الی الله انفعهم للناس.....ولان امشی مع اخی فی حاجته احب الی من ان اعتکف فی هذالمسجد یعنی مسجد المدینة شهرا(۲۴)

فاعانة الناس فی قضاء حوائج امورهم امرمهم آثره الرسول ﷺ علی الاعتکاف شهرافی مسجد المدینة ای المسجد النبوی الذی تفضل صلاة فیها علی الف صلاة فی غیرها من المساجد الاالمسجد الحرام.فیتبین من هذا کله ان التفکر فی امور العوام وطرق اعانتهم وتسهیل امورهم من اهم الفرائض والاعمال.

5. والفکر فی امور الاخرة یورث الحکمة ویحیی القلوب فاذا تمنینا ان یکون حظنا وافرا وواسعا من الحکمة وتکون قلوبنا حیة نعرف فی حیاتنا الخیر والشر ونمیز بین الحق والباطل فلازم

علينا ان نعود قلوبنا بالفكر والتفكر ونجتهد فى ذالك كل الاجتهاد.

اقسام التفكر: قال الحافظ ابن القيم رحمه الله فعلى هذه الاقسام الثمانية دارت افكار العقلاء اقسام الفكر ثمانية

1. الفكر فى مصالح المعاد. من شفاعة النبى المختار والشرب على الحوض من سيد الابرار وصحبة الانبياء والاخيار
2. الفكر فى طرق اجتلاب مصالح المعاد. اى الفكر فى طرق دخول الجنة من العقائد والاعمال والاخلاق والاذكار التى تورث لصاحبها الفوز بالجنة والنجاة من النار
3. الفكر فى دفع مفاسد المعاد. من اخذ الكتاب بالشمال والحرمان على الحوض من سيد الابرار والابتلاء بعذاب النار.
4. الفكر فى طرق اجتناب مفاسد المعاد. اى العقائد والاعمال والاخلاق والاذكار التى تورث لصاحبها الخسران والهوان
5. الفكر فى مصالح الدنيا. من الصحة والعافية والعزة وبسط الرزق والاولاد والاموال والامن ونيل المراد
6. الفكر فى طرق تحصيل مصالح الدنيا. اى الاعمال والعادات التى تكون سببا لنيل المطلوب
7. الفكر فى مفاسد الدنيا. من الفقر والذلة ونقص الاموال والانفس والثمرات والمرض والخوف واسباب عوارضها وعلاجها من العقائد والاعمال والادعية
8. الفكر فى طرق احتراز مفاسد الدنيا اى الاعمال السيئة والعادات القبيحةالتى تكون سببا لحرمان المطلوب

التفكر فى القرآن: ورد فى الكلام المجيد الفاظ عديدةقريبا من سبعة عشر آية فى مقامات شتى التى تحض على التفكر والفكر.(٢٥)

مثلا قال فى سورة الروم اولم يتفكروا فى انفسهم ماخلق الله السموات والارض الا بالحق واجل

مسمى (٢٦)

وقـد بين سبحانه وتعالى مقصد انزال القرآن وهو التفكر فقال وانزلنا اليک الذكر لتبين للناس مانزل اليهم ولعلهم يتفكرون (٢٧)

والامثـلة التى ذكرها الله تعالى فى القرآن وهى ايضا للتفكر فقال وتلک الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون(٢٨)

العـاقـل يتـفـكـر فـى قـصـص السابقين ويعتبرمنها ويتخذ لنفسه طريقا صائبا الذى ينجيه من نقمة الله وعـذابـه.وقـد ذكر ذالک سبحانه وتعالى فى اواخر آيات متعدده ان فى ذالک لايات لقوم يتفكرون اى الـقوم الذى يتعود التفكرفى معانى الاشياء وحقائقها واسبابها ونتائجها هو الذى يستفيد من القرآن الكريم حقا ومن لا فلا.

والـلـه سبـحـانـه وتـعـالـى عـد التـفـكـر من صفات اولى الالباب فقال ان فى خلق السموات والارض واختلاف الليل

والـنهـار لايـات لاولـى الالباب............ ويتفكرون فى خلق السموات والارض ربنا ماخلقت هذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار(٢٩)

اى العقل السليم يقتضى من صاحبه ان يتفكر فى اموره كل الحياة وان يكون على بصيرة ليهلک من هلک عن بينة ويحييٰ من حى عن بينة.

وبعض الناس يعيشون فى الدنيا لايتفكرون ولا ينظرون ولايعتبرون من القصص الذين يكونون امامهم كـل يـوم ولا يـعـقلون لماذا خلقهم الله وماعليهم من الحقوق والفرائض لله وللاسرة وللبيئة قد ذمهم الـلـه فـى كـلامه المجيد من سورة الاعراف كما قال لهم قلوب لايعقلون بها ولهم اعين لايبصرون بها ولهم آذان لا يسمعون بها اولئک كالانعام بل هم اضل اولئک هم الغافلون

فوائد التفكر:

1. التفكر يورث الحكمة ويحيى القلوب

2. انشراح للصدر وسكينة للقلب
3. طريق موصل الى رضوان الله ومحبته
4. التفكر قيمة عقلية كبرى تؤدى الى يقظة الافراد والامم
5. التفكر يورث الخوف والخشية من الله عزوجل (٣٠)

الانتباه المهم:

وينبغى ألا يصل التفكر إلى حد الخروج عما لم يحط به الإنسان بعلمه أو الخروج عما لاينبنى تحته علم أو تصور، أو تصور أمور لايمكن تصورها لأنها لاتخضع لقياسنا ..فعلى الإنسان إذاً أن يقيس ما يعرفه من خلق الإنسان بما لا يعرف.ثم يعالج شكه باليقين، فلا يسترسل مع وساوس الشيطان، بل يظل باحثاً عن الحقيقة حتى يكتشفها، ومن هنا جاء الخطاب الإلهى الكريم للنظر والتفكر فى خلق الله، ودراسة الظواهر المختلفة، لأننا كلنا مسؤولون عن معرفة الحقيقة والوصول إلى درجة اليقين، فإلى جانب البصر ينبغى أن يعمل الإنسان بصيرته أيضاً، وإن علم الله لا يحيط به أحد من خلقه .وإن كل ما يتوصل إليه من العلم فهو لا يخرج عن خلق الله وقدرته العظيمة الشأن، وبذلك يزداد العاقل إيماناً بربه وأنه خلق ويخلق ما لا نعلم ويعلّم الإنسان ما لم يعلم..

خلاصة البحث:

عبادة وعلاج،إن خلو الإنسان بنفسه كى يتأمل عالمه الداخلى ويتعبد ويحاسب نفسه على أخطائها يزيده صقلاً وصفاء، كما أكد العلماء أن فى الخلوة فوائد كثيرة، منها تجنب آفات اللسان وعثراته، والبعد عن الرياء والمداهنة، والزهد فى الدنيا، والتخلق بالأخلاق الحميدة، وحفظ البصر وتجنب النظر إلى ما حرم الله تعالى،

كما أن التفرغ للذكر فيه تهذيب للأخلاق، وبعد عن قساوة القلب، وفى هذا إشارة إلى أهمية التمكن من عبادة التفكر والاعتبار ولذة المناجاة ومحاسبة النفس ومعاتبتها، وإن معرفتنا بعظمة الله تورث القلب الشعور الحى بمعيّته.

المهم جدا: إن هذا الجيل الذى صده عن السبيل الاستكبار، وعلاه الغرور، وأسكره الترف، وجعل كتاب ربه عز وجل ورائه بحاجة ماسة إلى أن يعرف ربه حقاً، ويعظمه صدقاً، بتدبر أسمائه الحسنى، وبالتأمل فى آياته الكبرى، والتفكر فى عظمة الله من خلال الكون المحيط به، فمن استيقن بقلبه هذه المعانى لا يرهب غير الله عز وجل، ولا يخاف سواه، ولا يرجو غيره، ولا يتحاكم إلا له، ولا يذل نفسه إلا لعظمته، ولا يقدم أحداً عليه، وبعد هذا يستشعر هذا الجيل نعمة التفكر والعودة إلى الله عز وجل.

الحواشی:

۱. الشوری: 11.

۲. مقاییس اللغۃ 4/446

۳. لسان العرب 5/65(نضرۃ النعیم ج 4 ص1065)

۴., الأعراف 184

۵. الذاریات: 21

۶. صحیح بخاری 1/3)(صحیح مسلم 160)

۷. (الزھد لوکیع بن الجراح ص474)

۸. (سبأ: 46)

۹. (الاحیاء 4/424)

۱۰. (آل عمران)

۱۱. (الاحیاء4/425)

۱۲. (الاحیاء 4/425)

۱۳. (الفوائد 255)

۱۴. (الدرالمنثور2/409)

۱۵. (الاحیاء 4/423)

۱۶. (الزھد لابن المبارک ص96)

۱۷. (الاحیاء 4/424)

۱۸. (الاحیاء 4/424)

۱۹. (الفوائد للامام ابن القیم(255)

۲۰. (صحیح البخاری، کتاب المناقب 3559)

۲۱. (صحیح بخاری،کتاب المغازی 4347)
۲۲. (التوبہ32)
۲۳. (الفتح 28)
۲۴. (الترغیب والترہیب للاصبہانی،وابن ابی الدنیا وحسنہ الالبانی فی صحیح الترغیب)
۲۵. ملخص من کتاب الفوائد(255)للحافظ ابن القیم رحمہ اللہ
۲۶. (الروم 09)
۲۷. (النحل 44)
۲۸. (الحشر21)
۲۹. (آل عمران 193.190)
۳۰. (نضرۃ النعیم ج4 ص1078)

4. Armour 1994 & 2004
http://www.appliedmeditation.org.dome/201/stimuation/Heart Math
5. Murphy, et al, 2000, *Effects of Age and Auditory Degradation on Memory*, Retrieved from: https://pdfs.semanticscholar.org.
6. article: Beatrice de Gelder & Jean Vroomen (2000) The perception of emotions by ear and by eye, Cognition and Emotion, 14:3, 289-311, DOI: 10.1080/026999300378824: http://dx.doi.org/10.1080/026999300378824
7. McCarty, Bardley & Tomasino, 2004, *The Coherent Heart Brain Interaction*,Amazing facts about the heart's control of the brainhttp://www.myfoxdetroit.com/story/24239537/the-smart-heart-part-1-7 By Joel K. Kahn, MD.
8. Pooper&Eccles,2000, *The self and its Brain*, Retrieved from:www.abebooks.com
9. Radin, 1997 & Henry, 2005, *Heart Mind and Spirit*- WPA Section on Religion, Retrieved.

References:

a- book:

1. Zafar Haq Ansari: *Quranic concept of the Psyche*' (editor), Islamic Research Institute Press,1992.
2. Abul Aala Moududi,*Tafheemul Quran*, Maktabah Tameere Insaniat, Lahore, Edition:3rd, 1972..
3. Zainud Din Ahmad bin Abdul Latif Zubaidi, *Summarized Sahih al- Bukhari,* Translation: Dr, Muhammad Mohsin Khan, Maktabah Darussalam, 1994.
4. Abdullah Yosuf Ali, *The Holy Quran*,(Translation & commentary), First published by Dawah Academy-1993.
5. Qutub Shaheed, Sayed, *Tafseer fi Zilalil Quran*, Translation: Maruf Shah sherazi, Edition:3rd-1997.
6. Ibne Kaseer, Allamah, Tafseer ibn Kaseer (translation), Edition: 1986.
7. Abdur Rahman Kailani,*Taiseerul Quran,* International Printing Press Lahore..
8. Frank H Netter, M.D, Atlas of Human Anatomy, Edition:3rd -2003
9. Richard S Snell, M.D, PHD, Clinical Anatomy, Edition: 7th.
10. Gray's Anatomy, vol:28, Issue:10,Edition:39-2005
11. Guyton and Hall, *Text Book of Medical physiology,* Edition:10-2001
12. Jan Langman, ,Langman's Medical Embryology, Edition: 1963

b) E- Books/ Links:

1. Beatrice de Gelder and Jean Vroomen(2000) in Classical volume entitled: *Language by Ear and by Eye,* Kavanagh&Mattingly-1972
2. Bertelson, 1998, *Automatic Visual Bias of Perceived Auditory Location*, Retrieved from: link.springer.com.
3. Ekman, 1992, *An Argument for basic Emotions*, Retrieved from:www.paulekman.com

So ears and eyes are addressed first in sequence for asking and reminding to be obedient to Allah's commandments . Heart is mentioned first , for conveying horrible results of disobedience.

Medical science depicts that the ear and eye are developed prior to the development of the heart. Heart by having control of the brain has a major role in actions .So though the heart started functioning last of the other two organs I.e. ears and eyes, is addressed prior to these while fixing responsibility.

This study could be further elaborated by analysing other Quranic Ayas having these three organs or any one or two of these mentioned with other body parts.

b. Heart and electromagnetic communication system:

Heart produces body's more powerful and extensive electromagnetic field. This field can be detected several feet away from the body and it is about 500 times stronger than the brain's magnetic field (McCraty, Bradley and Tomasine, 2004). Energetic interaction may be provided to “magnetic” attractions or impulsions which occur between individuals and also affect social relations.

c. Heart as a hormonal gland:

Heart brain communication has another component of the hormonal system, hormone is named as (Atrial natriuretic factor) ANF.

d. Heart and environmental threats:

Research showed that the heart's neurological signals directly affect the activity of brain nuclei even before the higher brain center receives the sensory information.

Discussion : Allah bestowed the faculties of observations, hearing and thinking upon people. Some don't use these properly to seek truth, because of their own failing, the destination will be Hell. Sequence of these organs in different Quranic Ayas is different , according to different perspectives .Heart have control and has sort of decision making role so is addressed first where strict warning is given medically , in summary, congenitally, the ear, eyes and heart start developing at fourth week, fourth week and thirtd week respectively. But these take up the functions at 24^{th} week when ears can hear, at 28^{th} week when eyes can see and 38^{th} weeks when heart functions fully.So we can conclude that ears develop to function first, then eyes and last of all heart develops as a fully developed organ.Those who though perceived the massage by ears and eyes ,rejected the Truth, Allah as a consequence sealed their hearts, their ears and their eyes. Their organs become insensitive and non-responsive to Allah's blessings, signs and commandments, because they deliberately choose the path against and opposite to that charted by the Quran.

Conclusion: Quranic Ayas mentioned Ears and eyes as these are sources of perception of information and emotions.

A number of studies have mentioned that the eyes read and ears perceive language as speech and both are sources of perception. Brain has centers of hearing and sight along with a storehouse of previous experiences and memory.

Spreads through this conducting system and causes contraction of heart the systole, followed by relaxation of muscles, the diastole which are normally known as lube-dub or heart beats. Nervous regulation of circulation of blood in body is by the autonomic nervous system.

IV. Brain Nervous System:

Nervous system receives millions of bits of information from sensory organs of different body parts, integrates all these and determines the response of the body as a result of that.

Generally it is divided into two parts: the central and peripheral nervous system. Central nervous system consists of the brain, cerebrum and cerebellum, and spinal cord. Peripheral nervous system is mainly nerves with their thickenings called ganglia. It has two divisions, sensory division, of the nervous system; the former brings information and later carry out orders for reaction and responses to the stimuli.

Memory or storage of information is an important phenomenon. Sensory information received causes immediate motor response, but only a small fraction is used for this. Rest of information is stored for use in the thinking process to control motor activities in future. Most storage occurs in the cerebral cortex.

Partts of the central nervous system are mainly three. Spinal cord, lower brain and higher brain level. Spinal cord level is concerned with e.g., walking movement and reflexes for urinary control, gastrointestinal movements, withdrawal reflexes etc. Subconscious activities of the body are controlled in lower brain genes e.g., blood pressure, respiration, equilibrium etc.

Higher brain, also called cortical level is a very large memory store house; it functions in association with lower centers. It is essential for most of our thought processes.

Relationship between Heart & Brain: Recent research says that Heart controls brain, manifested by following facts:

a. When the heart sends signals to the brain, it not only understands but also obeys commands at once. The research work of Armour (1994) gave the concept of 'heart brain' that is the heart has its own little brain. Heart has its own intrinsic nervous system which carries and processes information independently of the brain or nervous system which allow a heart transplant to work. (Murphy, et, 2009)

B- Physiology:

I. Ear The sense of hearing:

The ear receives sound waves, discriminates frequencies of these waves and then conveys auditory information to the hearing or auditory center in the brain where its meaning is interpreted.

Sound waves are conducted from the tympanic membrane or Eardrum, situated at the end of external auditory meatus, external ear. From tympanic membrane sound waves are conducted by ossicles of middle ear to the cochlea, situated in the internal ear. Cochlea by its specially designed structure, act as receptor organ that generates nerve impulses in response to movement produced by sound waves. Nerve impulse signals from both ears are transmitted to to brain. Hearing centers are the primary auditory cortex and secondary auditory cortex.. These centers discriminate between sound frequencies and a person gets sensation of sound pitches and detection of direction of sound .

II. Eyes Sight:

Main parts of the eyeball are cornea in front and sclera behind. Lens is lying in anterior chamber behind cornea. Posterior chambers are part of the eye, anterior to which lies the lens. Innermost lining of the eye behind the posterior chamber is the retina.

Light gets reflected from for example, a tree, goes to a person's eyes through cornea, light rays reach the lens, which bends these rays and focuses them on the retina. Retina consists of specialized photoreceptor cells called rods and cones. These cells convert light rays into electrical signals , analysis of information takes place in the brain . The primary visual cortex is situated in calcarine area of the occipital lobe of the brain. This center along with visual pathways is responsible for perception of all aspects of vision.

III. Heart:

Heart is considered generally as a pumping organ, divided into four chambers, right atria and ventricle and left ventricle and atria, separated by septi.. Walls of the heart are a thick layer of specialized muscle called cardiac muscle. Heart has its own conducting system sinoatrial node, atrioventricular bundle and its branches known as left and right bundle branches which end into purkinje fibers. Sinoatrial is usually called Pacemaker, cardiac impulse starts here, and

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا
يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ

Many are the Jinns and men we have made for Hell: They have hearts wherewith they understand not, eyes wherewith they see not, and ears wherewith they hear not. They are like cattle,- nay more misguided: for they are heedless (of warning). (Al-Araf 7:179).

Medical Science:
A- Embryological Development:

The EYE:

Eyes begin to develop during 4th weekeyelids form but remain adherent to each other by about the 26th week. The sense of sight development completes by 28th week. This is the time when Retina, the inner eyeball layer, perceives images and conveys it to the brain for interpretation, becomes sensitive light.

The Ear:

Ear development starts at 4th week, the process continues and different parts become visible by 6th week, 8th, 10th week. By 32 week, the ear moves from the neck, where it initially develops to the side of the head.

Ear consists of external, middle and internal ear. Internal ear converts pressure changes, conveyed through the external ear and middle ear, as nerve impulses to the brain, where it is perceived as hearing. The fetus can hear sounds after the 24th week.

The Heart:

The Circulatory system, Heart and its vessels, begin to develop during the third week in the area where the heart has to develop.. By the end of the third week, the cardiovascular system starts functioning to meet needs of the developing embryo. As growth continues the heart develops into four chambered heart, between fourth to seventh weeks..

As the lungs are non functional during prenatal life, blood bypasses lung. Modifications establish after birth in circulatory pattern, on birth. Big foramen, which diverts blood from right Heart (venous blood) to left heart shuts down, blood now pushes through lungs, which inflate with the first cry of child and get oxygenated here, i.e., in lungs. So the heart starts functioning fully after birth, i.e., 38 40 weeks usual birth time.

avoid useless and injurious guidance. Allah says these organs will be questioned. So you should use these with responsibility for seeking knowledge and finding the truth.

1. Questioning about the use of these organs.

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِى الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِى فِى الصُّدُورِ

Do they not travel through the land, so that their hearts (and minds) may thus learn wisdom and their ears may thus learn to hear? Truly it is not their eyes that are blind, but their hearts which are in their breasts. (Surah Al-Haj 22:46)

Explanation**:** The word for "heart" in Arabic speech imports both the seat of intelligent faculties and understanding as well as the seat of affections and emotions. Those who reject God's Message may have their physical eyes and ears, but their hearts are blind and deaf. If their faculties of understanding were active, would they not see the sign of God's Wrath in nature around them and in the cities and ruins if they travel intelligently?

Heart in Arabic language is used for intelligent faculties and understanding, as well as far emotions and affections. There are many signs about punishment of those cities the residents of those rejected Allah's command. Ruins of those inhabitants are eye openers for travelers. After rejecting Allah's message, though physically ears, eyes and heart is intact and in place but these act as deaf, blind and insensible. Hearts do not ponder upon and learn any lesson by using ears and eyes.

Those who, although endowed with ears, eyes and heart, the means to get and get according to knowledge, did not care for it, rejected it by handing over himself to lusts. He became enslaved to these. Almighty Allah by this knowledge, knows that and so facilitated to go astray.
Punishment for misuse of these body parts.

خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

Allah hath set a seal on their hearts and on their hearing, and on their eyes is a veil; great is the penalty they (incur). (Al-Baqarah 2:7)

All actions are referred to Allah. Therefore when we get the penalty of our deliberate sin, and our senses become impervious to good, the penalty is referred to the justice of Allah.
. As we go down the path of sin, our penalty gathers momentum, just as goodness brings its own capacity for greater goodness.

Explanation: Literally, 'hearts', which are considered the centres of affections, and in Arabic idiom, of intelligence also.

Allah created you in your mothers' wombs, in the beginning you were nothing but a shapeless clot. Allah bestow you with ears, eyes and hearts for hearing, for sight and for thinking. Then with these body parts or blessings He bought you to live in this world, and at that time you knew nothing. As time passed, you grew up, learnt to use these organs, perceived your surroundings, learnt the objective of life and came to know Him the Creator and His commandments. All these were to make you thankful to Allah , be obedient and surrender completely to His Do's and Don'ts. This is objective of your creation and this life period is test or exam of your behavior how you use your Ears, Eyes and Hearts.

2- Allah's guidance for use of Ear, Eyes and Heart

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

And pursue not that of which thou hast no knowledge; for every act of hearing, or of seeing or of (feeling in) the heart will be enquired into (on the Day of Reckoning). (Bani Israeel 17:36)

Explanation: Idle curiosity may lead our nose into evil, through our ignorance that it is evil. We must guard against any danger. We must only hear the things that are known to us to be of good report, and see things that are good and instructive, and entertain in our hearts feelings in our minds ideas that we have reason to expect will be spiritually profitable to us. We shall be called to account for the exercise of every faculty that has been given to us. This goes a little farther than a famous sculpture on a Japanese temple in which three monkeys are shown as putting their ears, eyes and mouths, respectively, to show that they were not prepared to hear any evil, or see any evil, or speak any evil. Here idle curiosity is condemned. Futility is to be avoided if it does not reach the degree of positive evil.

Knowledge is must to follow the right path in life and with ignorance we may fall astray. One should be guided by knowledge and not conjecture.

We must listen to the things that are known good, see things that are instructive and use our heart for spiritually profitable ways and judge the right and the wrong Ears, eyes and heart are source of knowledge, these should be used to get and gather knowledge of realities of life to act upon these and to neglect and

STUDY OF SEQUENCE OF EAR, EYES AND HEART IN THE QURAN AND SCIENCES

Dr. Kouser Firdaus

Abstract
There are various human body parts which are mentioned in the Holy Quran. Three of these were selected for detailed study which include the ears,eyes and the heart. The verses which mentioned these organs in different sequences were selected. Reference to contest studied to find logic for difference in sequence.
Keeping in mind reasons depicted in Ayas , correlation was searched in medical science.For this Snell's anatomy, Book of Embryology by Langman and Physiology by Gyoton were consulted . Study showed that the first part created, biologically in developing the human body , was ear rather than eye, brain and heart. Ear is mentioned first in sequence for advice , Eyes for emphasis by observation and Heart addressed first while warning about punishment.

Introduction:
Quranic study reveals that the number of human body parts mentioned In Quran are twenty. Maximum number of Ayas , seventeen , are about the heart ,second in the list is ear mentioned in eleven Ayas and third one is eye which comes in eight Ayas.The sequence where these three body parts are mentioned in one ayat is not same everywhere but varies with the reference to contexts .
Correlation of sequence of these three body parts, ear, eye and heart was studied by comparing these to their embryology and physiology in medical sciences.

Results:
Quranic Ayas having ear,eye and heart.
1. Allah Created mankind with ears , eyes & Heart

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

It is He Who brought you forth from the wombs of your mothers when ye knew nothing; and He gave you hearing and sight and intelligence and affections: that ye may give thanks (to Allah). (Al-Nahl 16:78)

• Advisor at Riphah University

ASCENSION OF HAZRAT EISA (PBUH) AND HIS ARRIVAL

Fatima Zahra

Abstract

Allah Almighty not only sent down the heavenly books for the good of mankind and their worldly and hereafter success, but also sent prophets who called mankind to the worship of Allah and guided them to the right path.

Hazrat Eisa (peace be upon him) was also a prophet in this series. His birth and life were different from the law of nature in many ways. He was born without a father from the womb of Maryam (PBUH). When he reached the age of consciousness, he was prophesied by God. Like other prophets, miracles were given to them, and these miracles were also different and amazing from miracles of other prophets which included healing the congenitally blind, raising the dead and curing the leprosy patient.

Like the other prophets, when Hazrat Eisa (PBUH) called his nation to the worship of only one God, as before, he too was opposed and his nation became three groups. One group was his opponents, another group of believers, and a third group of people calling him the Son of ALLAH.

Opponents included Jews along with polytheists, since the Jews were accustomed to killing the prophets; they decided to kill Eisa (علیہ السلام) as well. But God thwarted their intentions and took Hazrat Eisa (علیہ السلام) to the sky. At a certain time near the Day of Judgment, he will return to the world as a follower of Hazrat MUHAMMAD (ﷺ). He will abide by the Shari'ah of Muhammad (ﷺ), Preach the Qur'an and fight the antichrist (دجّال) and kill him.

SELECTED JURISPRUDENTIAL ISSUES IN NON-MUSLIM COUNTRIES

Hafsa Ashraf

Abstract

Muslim coexistence in each corner of the world opens new ways of dealing with contemporary challenges. Their majority and minority counts alot. The conditions are not the same. Since secularism has become dominant everyone has entertained religious freedom But living in a non-Muslim society Muslims come across various barriers that need to be dealt in accordance that environment because how can such a large majority migrate when no Muslim country is ready to give them citizenship.

Secondly, Islam does not promote living in isolation from the world because its divine call is for every human being. Thus Muslim scholars need to provide with specific judisprudence that can guide those living in non-Muslim societies as the Muslims living as minorities do not have the power to impose their Shariah rules on those respective societies. They are obliged to abide by the rules of respective society. Thus the rule of change in the fatwa allows scholars to acknowledge the needs of human beings that adheres to the time, place and specific conditions.

The dissertation focuses on the acquisition of citizenship by Muslims in non-Muslim countries and all relations with non-Muslims. At the same time, the issues of family, marriage and divorce have been discussed in the light of the laws and conditions there. Opinion of jurists on all these issues which are both invalid and illegitimate, keeping in view the majority opinion, they have also been written in the fatwas issued by the jurisprudential institutions.

There is a difference of opinion among the jurists regarding judicial divorce of Muslims living in non-Muslim countries from their courts which does not have guardianship over Muslims so its decision cannot be enforced but on the other hand opined that Muslims, like Jews, should get decisions according to their family laws by setting up of separate courts.

There is a difference of opinion among the jurists regarding the jurisdiction in non-Muslim countries. It may not be known in this case that a non-Muslim elephant is not right on a Muslim. And he proved that he also considered this page to be the opinion of human beings of the day.

IMPORTANCE OF WOMEN RESEARCH SCHOLARS IN MADARIS

Kehkashan

Abstract

This article discusses the importance and need for women's specialization in the current era In the modern era, women students have also been able to master research and art and important subjects and religious sciences.

In the time of the Holy Prophet (sws) various Companions and scholars also gained access to specialized sciences, examples of which are available in this article. This requires a fixed period (2 years) after MA at University level in which female students can advance in the field of specialization and acquire specialized knowledge.

This article also outlines some of the steps and curricula for specializing in different subjects that will make it easier for female students to step into specific fields.

ENVIRONMENTAL POLLUTION AND OUR RESPONSIBILITIES.

Dr .Haseen Bano

Abstract

Man aspires to live happily on this land to see a sustainable future. Consequently we need to flashback to 1400 years ago which manifests an immense pleasure and a source of tranquility for all.This article includes the gems of wisdom by practicing and forming a set of reformative action plans like abstaining from spitting in public, avoid cutting off trees, removing green gardens, preventing from throwing trash and harmful waste in open fields.

There are numerous Ahadiths and directions rely to ensure cleanliness and hygienic methods in the Quran and Ahadiths as prescribed by the law of an ideal state guarantees to establish a healthy, peaceful, safe and civilized eco-friendly society.

Key Words:

Atmosphere, Tranquility, Eco-friendly, Trash, Uncontaminated water, Hygienic.

COLONIALISM AND SELF ACTUALIZATION

Hafiza Saboor Fatima

Abstract

Young people are hope and strength for their nations and countries. The future depends on the youth. And a good future depends on good training, right mindset and character building of the youth. Individuals should be trained and made aware of themselves, their spirit, soul, self and with their reality as well. Healthy societies and developed nations thrive only when the youth are aware to their spirit, which is mentioned in verse 29 of Surah Al-Hijr of the Qur'an. After the effects of colonialism, the aim of life has been turned towards materialism by neglecting what Allah Almighty has mentioned in Holy Quran. In this article, we are going to discuss, What is the colonial era? And what effects did it have on the colonist' societies and human psyche? And what is the reality of self, soul, and Spirit? This will also be discussed. And how our youth is engaged in imitating the West blindly, its causes will also be discussed in this article.

Keywords: Soul, Spirit, Colonialism, Colonialization, Youth, Colonialist

Contents

- Abstracts VI

- Study of sequence of Ear, Eyes and Heart In the Quran and Sciences — Dr. Kouser Firdaus XI

Note: Majallatul Mohsanat may not agree with the opinion of the authors of the published matter .All responsibility regarding the opinion presented and accuracy of the subject matter lies with the author concerned.

Editorial Board

Editor: Dr.Abida Sultana
Assistant Editor: Shaista Fakhri

Dr.Mulana Sajid Jameel	*Sheikh ul Hadees*
Dr.Sohail Shafiq	*Associate Professor Dept. of Islamic History. University of Karachi*
Dr.Jahan Ara Lutfi	*Assi. Professor Sheikh Zayed Islamic Centre Karachi*

International Advisory Board

Dr. Anwarullah	*Islamic Da'wah Centre Brunei*
Prof. Dr. Abu Sufyan Islahi	*Head of Arbic Dept Aligarh Muslim University India*
Dr. Manazir Ahsan	*Islamic Foundation England*
Dr. Abdul Wadud	*Chairman Dept. Islamic Learning Jaganaath University Dhaka*
Prof. Dr. S.Kafeel Ahmad Qasmi	*Chairman Dept of Arbic Aligarh Muslim University India*
Prof. Dr. Pervaiz Nazir	*University of Cambridge England*
Prof. Dr. Towqueer Falahi	*Chairman SunniTheology Aligarh Muslim University India*
Dr. Asif Naveed	*Director Islamic & Culture Institute Germany*
Dr. Moulana Shabbir Ahmed	*Principal Australian School Of Islamic Information Australia*
Dr. Syed Abdul Majid Ghouri	*Senior Research Fellow International Islamic University Malayasia*
Dr. Alam Khan	*Assistant Professor Faculty Of Usoolud deen University Of Gumushane Turkey*

National Advisory Board

Dr. Dost Muhammad	*Director Sheikh Zayed Islamic Centre Peshawar*
Dr. Hissan-ud-din Mansoori	*Ex.Dean Faculty Islamic Learning University of Karachi*
Dr. Ismatullah	*Chairman Dept of Fiqh International Islamic University Islamabad*
Dr. Hafiz Muhammad Sani	*Chairman Dept of Quran O Sunnah Urdu University, Karachi*
Dr. Sanaullah Bhutto	*Ex Dean Faculty Of Islamic Studies Sindh University*
Dr. Udaid Ahmed Khan	*Dept Of Usoolud deen University Of Karachi*
Dr. Abdul Hayee Abro	*Director General Sharia Academy, Islamic University*
Dr. Bashir Ahmed Rind	*Chairman Dept of Islamic Culture Sindh University*
Dr. Musab Iftikhar	*Assistant Professor Dept Of Shariat Islamic University*
Arshad Ahmed Baig	*Director Organizational Development &Support Riphah University*
Prof.Surayya Qamar	*Chairperson Dept of Islamic Studies Jinnah University for Women Karachi*

ISSN 2523-1111

MAJALLATUL MOHSANAT

Educational & Research Journal

English - Urdu - Arabic

HEC Recognized

Issue: 9

July - December 2021

Editor

Dr. Abida Sultana

Research Department

Jamia'a Tul Mohsanat Pakistan

R-8, Block 8, opposite Gulshan - e -Shamim FB Area, Karachi.

Tel.: 021-36371124 0331-3340957

Email: almohsanatresearch@gmail.com Web: www.mohsanat.edu.pk

https://www.facebook.com/mohsanat1

بسم الله الرحمن الرحيم

ISSN 2523-11 11

MAJALLATUL MOHSANAT

Educational & Research Journal

Issue 9
HEC Recognized
Dec. 2021

Research Department
Jamia'a Tul Mohsanat Pakistan